مشاہدات۔789

ابوسعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت صداقت مسیح موعودؑ

وقت 5-7منٹ

وہی اُس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۗ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (التوبہ:100)

اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے اوّلین اور وہ لوگ جنہوں نے حُسنِ عمل کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں۔ یہ بہت عظیم کامیابی ہے۔

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
وہی اُس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں راہ اُس کی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو
یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اُس سے قربت کو
اُسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر 5، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 507)

سامعین! میری تقریر کا عنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم کا ایک مصرع ہے **"وہی اُس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں"**

خاکسار نے جب اس نظم کا سیاق و سباق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بلند پایہ تصنیف تریاق القلوب سے دیکھا تو بہت ہی دلچسپ اور ایمان افروز امور نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ضمیمہ تریاق القلوب نمبر 5 کے آغاز پر یہ تین اشعار تحریر فرما کر اللہ تعالیٰ کے اپنے ساتھ پیار کے نظاروں کا ذکر فرما کر لکھا ہے کہ اے اللہ! تو نے مجھے کہا ہے کہ تو میری نظر میں منظور ہے۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور بہت سے القابات سے نواز کر اپنی طرف لوگوں کو بلانے کا فریضہ میرے سپرد کیا ہے۔ مگر اِس کے مقابل پر لوگوں نے مجھے گالیوں سے نوازا ہے۔ میرا نام کافر، کذّاب اور دجال رکھا ہے۔ بس مجھے کوئی نشان دکھلا جس سے سلیم الفطرت لوگ مجھے (تیرا) مقبول بندہ سمجھنے لگے اور حضورؑ نے جنوری 1900ء سے دسمبر 1902ء تک تین سالوں میں آسمانی نشان دکھلانے کی التجا اپنے اللہ سے کر دی اور لکھا کہ دیکھ! میری روح نہایت توکّل کے ساتھ تیری طرف ایسی پرواز کر رہی ہے جیسا کہ پرندہ اپنے آشیانہ کی طرف آتا ہے۔ سو مَیں تیری قدرت کے نشان کا خواہشمند ہوں اور اِس اشتہار کے آخر پر تحریر فرماتے ہیں کہ

"تیرا قہر تلوار کی طرح مفتری پر پڑتا ہے اور تیرے غضب کی بجلی کذّاب کو بھسم کر دیتی ہے مگر صادق تیرے حضور میں زندگی اور عزت پاتے ہیں۔"

(روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 512)

یہی وہ مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اِن تین اشعار میں بیان فرمایا ہے جو اوپر درج ہو چکے ہیں کہ نصرت ہمیشہ نیک بندوں کو ملتی ہے اور دشمن ہمیشہ خائب وخاسر ٹھہرتا ہے۔ گویہ اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دشمنوں کو مخاطب ہو کر لکھے مگر ہر فردِ جماعت کے لئے بھی اِس کے اندر عظیم سبق موجود ہے۔ جیسا کہ خاکسار اوپر بیان کر آیا ہے کہ اِس نظم کے قریباً ہر شعر بلکہ ہر مصرع میں ایک سبق ہے، ایک نصیحت ہے اور ایک رہنمائی ہے۔ مگر مجھے آج درج ذیل اس شعر میں بیان نصیحت اور سبق پر اپنی توجہ مرکوز رکھ کر اپنے پیارے سامعین کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔

وہی اُس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں راہ اُس کی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو

اس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا ایک آسان ذریعہ بیان فرمایا ہے اور وہ عاجزی، انکساری اور تواضع ہے۔ دوسرے معنوں میں اپنے نفس کو، اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں مٹانا ہے اور وہ لوگ جو خود پسند ہوتے ہیں اور بات بات میں اپنی تعریف چاہتے ہیں وہ ہر گز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہیں پہنچ پاتے۔

سامعین! اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں مختلف انداز میں مؤمنوں کو تواضع اور منکسر المزاج رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے جہاں "عبادالرحمٰن" کی صفات کا ذکر فرمایا ہے وہاں سب سے پہلی صفت کا ذکر یوں فرمایا ہے۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان:64)

کہ رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں "سلام"۔

حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو جو نصائح فرمائیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ نخوت سے انسانوں کے لئے اپنے گال نہ پُھلا اور زمین پر یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھرا کرو۔

گویا اللہ کا مقرب بندہ بننے کے لئے فروتنی، انکساری ضروری ہے اور وہ جھگڑتے بھی نہیں بلکہ سلام کہتے ہوئے راستہ بدل کر چلے جاتے ہیں۔ اگر اِس اہم موضوع کو احادیث کے دربار میں جاکر دیکھیں تو وہاں بھی بہت اعلیٰ درس ملتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُتنا ہی اُسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 758)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عضباء نامی ایک اونٹنی دوڑ میں کسی کو آگے نہیں گزرنے دیتی تھی۔ ایک دفعہ ایک دیہاتی نوجوان کی اونٹنی نے عضباء کو مات دے دی جس پر ہر مسلمان کو بہت افسوس ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھانپ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ دنیا میں جو بلند ہوتا ہے بالآخر اللہ تعالیٰ اُس کے غرور کو توڑنے کے لئے اسے نیچا بھی دکھاتا ہے۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 759)

سامعین! الغرض عاجزی، انکساری اور فروتنی ہی ایک ایسی عادت ہے جو انسان کو اپنے مقام سے بلند سے بلند تر کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی مختلف مقامات پر اس درس کو اُجاگر کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے جیسے "جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا"۔ خود اللہ تعالیٰ نے آپؑ کا نام سلامتی کا شہزادہ رکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ناموں میں سے ایک نام خدا تعالیٰ نے سلامتی کا شہزادہ رکھا ہے۔"

(تذکرہ صفحہ 677)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے۔ محمدؐ جو جلالی نام تھا اور احمدؐ جو کہ جمالی نام تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی نام احمدؐ کی صفت پر ہے اور یہ دَور بھی جمالی یعنی محبت و پیار کا دَور ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے فرقہ کا نام "مسلمان فرقہ احمدیہ" رکھ کر اس کی توجیہ یہ فرمائی کہ

"اِس فرقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ دوسرا احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسم محمد جلالی نام تھا اور اِس میں یہ مخفی پیشگوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا اور صدہا

مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن اسم احمد جمالی نام تھا جس سے یہ مطلب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔ سو خدا نے ان دونا موں کی اس طرح پر تقسیم کی کہ اوّل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ کی زندگی میں اسم احمد کا ظہور تھا اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد کا ظہور ہوا اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں اسم احمد ظہور کرے گا اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئیں گی اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ پس اِسی وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام احمدیہ رکھا جائے تا اِس نام کو سنتے ہی ہر ایک شخص سمجھ لے کہ یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے اور جنگ اور لڑائی سے اِس فرقہ کو کچھ سروکار نہیں۔ سواے دوستو! آپ لوگوں کو یہ نام مبارک ہو اور ہر ایک جو امن اور صلح کا طالب ہو یہ فرقہ بشارت دیتا ہے۔ نبیوں کی کتابوں میں پہلے سے اس مبارک فرقہ کی خبر دی گئی ہے اور اس کے ظہور کے لئے بہت سے اشارات ہیں۔ زیادہ کیا لکھا جائے خدا اس نام میں برکت ڈالے۔ خدا ایسا کرے کہ تمام روئے زمین کے مسلمان اِسی مبارک فرقہ میں داخل ہو جائیں تا انسانی خونریزیوں کا زہر بکلی اُن کے دلوں سے نکل جائے اور وہ خدا کے ہو جائیں اور خدا اُن کا ہو جائے۔ اے قادر و کریم! تو ایسا ہی کر۔ آمین“

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 527-528)

مَیں نے یہاں لندن میں ایک جگہ جہاں انڈوں کی پیکنگ ہو رہی تھی دیکھا کہ وہ ہر انڈے کو پیک کرنے سے قبل ایک تیز نوکیلے کیل نما اوزار کو ہر انڈہ میں چبھوتے تھے۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ جس انڈے کے چھلکے میں اس نوک دار کیل سے سوراخ کر دیا جائے تو وہ ابالتے وقت ٹوٹتا نہیں۔ میرے ذہن کو فوراً یہ سبق ملا کہ یہ اس کی اکڑ مارنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اگر انسان کو مختلف ضربیں لگی ہوں اور وہ مشکلات میں گھرا ہو تو اس کی اکڑ ختم ہو جاتی ہے اور وہ نرمی کی طرف مائل ہوتا ہے اور اس سے اس میں خوبصورتی آتی ہے اور خوبصورتی خدا کو بہت پسند ہے اور اس طرح وہ اس کا مقرب بندہ بنتا چلا جاتا ہے۔

سامعین کرام! اپنے موضوعِ سخن کے سیاق و سباق میں جُڑے اِن اشعار کو اگر ماموِر زمانہ حضرت مسیح موعودؑ پر لاگو کریں تو آپ کو ہر جگہ اور ہر مقام پر عزت و توقیر ملی، دشمن خائب و خاسر ٹھہرا۔ یہ سلسلہ آپؑ کے وقت پر ہی نہ رکا بلکہ وقت کے دھارے کے ساتھ جماعت کی عزت و تکریم میں نا صرف بے پناں اضافہ ہوا اور مسلسل ہوتا جارہا ہے بلکہ جماعت اللہ تعالیٰ کے محفوظ ہاتھوں میں آتی جارہی ہے۔ جس کسی نے جماعت کی مخالفت کی اور تکبّر و غرور میں بڑھتے ہوئے مخالفت کی انتہا کی۔ اللہ تعالیٰ اُس کا اِس دنیا سے صفایا کرتا چلا گیا۔ کہاں گیا مولوی ثناء اللہ امرتسری، کہاں گیا مولوی محمد حسین بٹالوی، کہاں ہے ذوالفقار علی بھٹو اور کہاں ہے جنرل ضیاء الحق۔ یہ تمام بڑے طمطراق کے ساتھ احمدیت کے خاتمہ کے لئے نکلے اور خود ختم ہو کر رہ گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی میں ”اللہ تعالیٰ کو خاکساری پسند ہے“ میں ایک دشمن الٰہی بخش کے انجام کا یوں ذکر فرماتے ہیں:

الٰہی بخش کے کیسے تھے تیر
کہ آخر ہو گیا ان کا وہ نخچیر
اسی پر اس کی لعنت کی پڑی مار
کوئی ہم کو تو سمجھاوے یہ اسرار
تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار
ملے جو خاک سے اس کو ملے یار

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 551)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے بڑھتے چلے جانے کا ذکر فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”یہ بھی اللہ جل شانہٗ کا بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اس قدر تکذیب اور تکفیر کے اور ہمارے مخالفوں کی دن رات کی سرتوڑ کوششوں کے یہ جماعت بڑھتی جاتی ہے۔“ فرمایا ”...ہمارے مخالف دن رات کوشش کر رہے ہیں اور جانکاہی سے طرح طرح کے منصوبے سوچ رہے ہیں اور سلسلہ کو بند کرنے کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں مگر خدا ہماری جماعت کو بڑھاتا جاتا ہے۔“ پھر فرمایا ”جانتے ہو کہ اس میں کیا حکمت ہے؟ حکمت اس میں یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ جس کو مبعوث کرتا ہے اور جو واقعی طور پر خدا کی طرف سے ہوتا ہے وہ روز بروز ترقی

کرتا اور بڑھتا ہے اور اس کا سلسلہ دن بدن رونق پکڑ تا جاتا ہے اور اس کے روکنے والا دن بدن تباہ اور ذلیل ہوتا جاتا ہے اور اس کے مخالف اور مکذّب آخر کار بڑی حسرت سے مرتے ہیں۔" فرمایا"...خدا تعالیٰ کے ارادہ کو جو در حقیقت اس کی طرف سے ہے کوئی بھی روک نہیں سکتا۔ اور خواہ کوئی کتنی ہی کوششیں کرے اور ہزاروں منصوبے سوچے مگر جس سلسلہ کو خدا شروع کرتا ہے اور جس کو وہ بڑھانا چاہتا ہے اس کو کوئی نہیں روک سکتا کیونکہ اگر ان کی کوششوں سے وہ سلسلہ رک جائے تو ماننا پڑے گا کہ روکنے والا خدا پر غالب آ گیا۔ حالانکہ خدا پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔"(ملفوظات جلد 10 صفحہ 24 ایڈیشن 1984ء)

پس آپؑ کی ان باتوں کے پورا ہونے کے نظارے ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ دشمن نے انفرادی طور پر بھی کوششیں کیں اور منظم ہو کر بظاہر ایک ہو کر جماعت کے خلاف منصوبہ بندی کرنے کی بھی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے جو آپ علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (تذکرہ صفحہ 260 ایڈیشن چہارم) اور پھر فرمایا کہ "میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا۔" (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 648) اس کے مطابق ہم جماعت کو دنیا میں پھیلتا دیکھ رہے ہیں۔ یہ نام نہاد علماء اور مخالفین سمجھتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو اپنی پھونکوں سے ختم کر دیں گے لیکن نہیں جانتے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے مقابل پر جب کھڑے ہوں تو اپنی ہی تباہی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد اور تائید اور نصرت فرماتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 19/ مئی 2023ء)

یہ اصول ہر اُس فردِ واحد پر لاگو ہو گا جو انکساری اور عاجزی کے ساتھ زندگی گزارے گا وہ خدا کے حضور سُرخرو ہو گا اور ترقی کرے گا، پنپے گا، پھولے اور پھلے گا اور اُس پر یہ اشعار اطلاق پائیں گے۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
وہی اُس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں راہ اُس کی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو
یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اُس سے قربت کو
اُسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو